بیادِ شہدائے ختمِ نبوۃ

سلام

شورش کاشمیری

وہ ایک پرچم رہے سلامت اس اک نوا کو سلام پہنچے
حرم کی عزت پہ کٹنے والوں کے نقشِ پا کو سلام پہنچے

عروسِ لالہ بہار پر ہے بہار کو تہنیت کا ھدیہ!
یہ چمن چمن پہ درود لازم صبا صبا کو سلام پہنچے!

جبیدیوں کو ستم مبارک، حسینیوں کی وفا کے قرباں!
فقیرِ گوشہ نشین کا خاکِ کربلا کو سلام پہنچے!

نفس نفس برکتوں کے مخزن قدم قدم رحمتوں کے چشمے!
ہر ایک حلقہ بگوشِ سردارِ انبیاؑ کو سلام پہنچے!!

زمینِ لاہور جن کے خوں سے بہشت کو ماند کر چکی ہے
تمام خونیں کفن شہیدانِ باصفا کو سلام پہنچے

جو تیغ کی دھار چومتے ہیں جو کوئے قاتل میں گھومتے ہیں
نثار جس پر قضا کے تیور اس اک ادا کو سلام پہنچے

کچھ اس ادا سے لڑے مجاہد خدا کی رحمت کو پیار آیا
بلالؓ و بوذرؓ کے ہم نشینانِ باوفا کو سلام پہنچے

جہاں بظاہر ہیں استراحت میں بادشاہ ہے جہاں پناہ ہے
اسی فضا میں درود گونجے، اس فضا کو سلام پہنچے!

چلے چلو دوستو! کبھی تو زمانہ کروٹ ضرور لے گا!
خجستہ پا رہروؤں کا ہر ایک بے نوا کو سلام پہنچے!

وہ ایک کشتی جو قعرِ دریا میں ڈوبتی تھی پکار اٹھی!
بلاکشانِ غریبِ ساحل کا ناخدا کو سلام پہنچے

سلگ رہے ہیں گلاب و لالہ خطیبِ اعظم[1] کے زمزموں سے
ہمارا اس باوقار بے باک رہنما کو سلام پہنچے

[1] امیرِ شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ

کیا مرزا غلام احمد قادیانی نے نبوّت کا دعویٰ کیا تھا؟

ع : ہے یہ گنبد کی صدا، کان لگا، غور سے سُن!

قائدِ تحریکِ ختمِ نبوّت ابنِ امیرِ شریعت سید عطاء المحسن بخاری مدظلہٗ نے ۱۹۸۷ء میں یوکے ختمِ نبوّۃ مشن کی دعوت پر برطانیہ کا دورہ فرمایا۔ اِسی سفر میں آپ نے یہ تحقیقی مضمون قلمبند کیا، جو اپنی اہمیت کے پیشِ نظر ہدیۂ قارئین ہے —ادارہ

قارئینِ محترم—!

مرزا غلام احمد قادیانی کی تحریکِ اجرائِ نبوّت اور اِرتداد پر اَب تک اتنا کچھ لکھا جا چکا ہے کہ اُسے پڑھنے کے لئے بھی ایک مُدّت چاہیئے۔ گرنئے دَور کے مرزائی سابقہ مرزائیوں سے کچھ مختلف ہیں۔ انہیں اگر کہا جائے کہ تُم مرزائی کیوں ہو؟ تو کہتے ہیں، ہم تمہاری طرح مُسلمان ہیں۔ فرق صرف یہ ہے کہ ہم مرزا صاحب کو ریفارمر مُصلح اور مسیح مَوعُود مانتے ہیں۔ اِس کا جواب دیا جائے کہ غلام احمد نے تو نبوّت کا دعویٰ کیا تھا اور یہ اُمّتِ مُسلمہ کا متّفقہ عقیدہ ہے کہ حضور آخر الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ہر وُہ شخص، جو نبوّت کا دعویٰ کریگا وُہ نہ صرف یہ کہ کافر ہے بلکہ مُرتد ہے۔ اُس کو نبی ماننے والا بھی کافر مُرتد، دائرۂ اسلام سے خارج ہے اور اگر دُنیا میں کہیں بھی خالص دینی حکومت قائم ہو جائے تو اس میں مُرتد کی سزا قتل ہوگی، تو مرزائی حضرات یہ سُن کر ہنس دیتے ہیں اور مسلمان بھائیوں کا مذاق اُڑاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ تم مُسلمان جھُوٹ بولتے ہو۔ یہ احرار کے کارکُن اور مُبلّغینِ احرار بھی جھُوٹ بولتے ہیں اور مرزا غلام احمد پر دعویٰ نبوّت کا اِلزام و بہتان لگاتے ہیں حالانکہ مرزا نے نبوّت کا دعویٰ ہرگز نہیں کیا۔ بعض مرزائی اِس بات میں سچّے ہوتے ہیں۔ کیونکہ اُنہوں نے مرزا غلام احمد قادیانی کی کتابوں کا مطالعہ نہیں کیا ہوتا۔ اُن کو تو صرف مرزائیوں کی سوشل سروس نے متاثر کیا ہوتا ہے کہ وُہ مالی مدد کرتے ہیں، کنواروں اور بے روزگاروں کی نوکری اور شادی تک کا

بندوبست کر دیتے ہیں۔ لہٰذا وہ انہیں سچا مسلمان جانتے اور مانتے ہیں۔ ہر چند کہ بعض نئے نئے پھنسنے والوں کے ساتھ مرزائیوں کا سلوک نہایت اچھا ہوتا ہے مگر وہ انہیں کس سمت لے جانا چاہتے ہیں؟ یہ عام مسلمانوں اور نئے نئے ہونے والے مرزائیوں کو معلوم نہیں ہوتا۔

میں نے عام مسلمانوں اور مرزائیت کے دامِ ارتداد میں نئے گرفتار ہونے والوں کی اصلاح کے لئے یہ چند سطور لکھی ہیں۔ ہدایت اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کے قبضہ میں ہے۔ دعا گو ہوں وہ ہادیِ مطلق ایسے تمام لوگوں کو امام الانبیاء سیدنا **محمد رسول اللہ** صلی اللہ علیہ وسلم کی **نبوّت**، **رسالت** اور **ختمِ نبوّت** پر مضبوط ایمان و یقین عطا فرمائے اور آخرت میں جہنم کے عذاب سے بچائے۔ آمین!

ملاحظہ ہو مرزا غلام احمد قادیانی کی مرحلہ وار نبوّۃ

ماسوا اس کے اس میں کچھ شک نہیں کہ یہ عاجز خدا تعالیٰ کی طرف سے اس اُمت کے لئے **مُحدَّث** ہو کر آیا ہے[1] اور **محدّث بھی ایک معنیٰ سے نبی ہی ہوتا ہے**[2]۔

گو اس کے لئے نبوّتِ تامّہ (پوری) نہیں مگر **تاہم جزئی طور پر وہ ایک نبی ہی ہے**[3] کیونکہ وہ خدا تعالیٰ سے ہم کلام ہونے کا ایک شرف رکھتا ہے، **امورِ غیبیہ اس پر ظاہر کئے جاتے ہیں**[4] اور **رسولوں اور نبیوں کی وحی کی طرح اس کی وحی کو بھی دخلِ شیطان سے منزّہ کیا جاتا ہے**[5] اور مغزِ شریعت اس پر کھولا جاتا ہے اور **بعینہٖ انبیاء کی طرح مامور ہو کر آتا ہے**[6] اور **انبیاء کی طرح اس پر فرض ہوتا ہے کہ اپنے تئیں بآوازِ بلند ظاہر کرے**[7] **اور اس سے انکار کرنے والا ایک حد تک مستوجبِ سزا ٹھہرتا ہے**[8]۔

اور نبوّت کے معنیٰ بجز اس کے کچھ نہیں کہ امورِ متذکرہ بالا اس میں پائے جائیں[9]۔

مرزائی حضرات اس عبارت کو ظاہر و باطن کی آنکھیں کھول کر پڑھیں اور خوب غور کرنے کے بعد یہ تجزیہ

لہ ۱: بحوالہ "قادیانی مذہب" ص: ۱۵۰، پانچواں ایڈیشن - یہ کتاب ۵۳ برس پہلے چھپی تھی۔

۲: "توضیحِ مرام" ص: ۱۸، مصنفہ غلام احمد قادیانی مرزا - مطبوعہ قادیان۔

بھی ملاحظہ کریں :

۱ : پہلے تو مرزا جی نے مُحدَّث ہونے کا دعویٰ کیا۔

۲ : پھر مُحدَّث کو نبی کہا (یعنی مرزا جی نبی ہیں)۔

۳ : پھر علم غیب پر اطّلاع کا دعویٰ کیا (مرزا صاحب عالم الغیب ہیں)۔

۴ : مُحدَّث کی معلومات کو وحیِ الٰہی کہا (مرزا صاحب کی معلومات اللہ کی وحی ہیں)۔

۵ : پھر مُحدَّث کی مَعلُومات کو رسُولوں اور نبیوں کی وحی جیسی وحی کہا (مرزا غلام احمد پر رسُولوں اور نبیوں کی طرح وحی آتی ہے)۔

۶ : پھر مُحدَّث کو رسُولوں اور نبیوں کی طرح مَامُور من اللہ کہا (غلام احمد مَامور من اللہ ہے بالکل رسولوں کی طرح)۔

۷ : پھر بعینہٖ انبیاء کی طرح اظہار و اعلان کو واجب قرار دیا۔ (یعنی مرزا صاحب پر اعلانِ رسالت فرض ہے)۔

۸ : اور غلام احمد کو مُحدَّث، نبی و رسُول نہ ماننے والوں کو سزا کا مستحق قرار دیا۔

اَب دو بارہ اس عبارت کو پڑھیں، خوب غور و فکر کریں۔ مَیں یہ فیصلہ آپ کی دیانت پر چھوڑتا ہوں اور پُوچھتا ہوں کیا اس گفتگو میں اَور نُبوّت کے دعویٰ میں کچھ فرق رہ گیا؟ مرزائی حضرات پر حُجّت پُوری کرنے کے لئے ایک اَور حوالہ مرزا جی کی بولیوں میں سے درج کیا جاتا ہے۔ ملاحظہ ہو :

"لوگوں نے میرے قول کو نہیں سمجھا اور کہہ دیا کہ یہ شخص نُبوّت کا مدّعی ہے اور اللہ جانتا ہے کہ اُن کا قول قطعاً جھُوٹ ہے جس میں سچ کا شائبہ نہیں اور نہ اس کی کوئی اصل ہے۔

ہاں مَیں نے یہ ضرور کہا ہے کہ مُحدَّث میں تمام اجزاءِ نُبوّت پائے جاتے ہیں لیکن بالقُوّۃ بالفعل نہیں۔ تو مُحدَّث بالقُوّۃ نبی ہے۔" [۱]

ملاحظہ کیا جناب آپ نے، مرزا جی کیا کہہ رہے ہیں؟ مرزا جی کہتے ہیں کہ جو شخص یہ کہے کہ غلام احمد نے نُبوّت کا دعویٰ کیا ہے وُہ جھُوٹا ہے۔ لیجیے ملاحظہ ہو کہ کون جھُوٹا ہے :

۱ : "مُحدَّث میں نُبوّت کے تمام اجزاء پائے جاتے ہیں۔"

(مُحدَّث میں نبی کی ساری خصوصیات مَوجُود ہوتی ہیں لہٰذا غلام احمد میں نُبوّت کے سارے اجزاء مَوجُود ہیں)۔

---

[۱] ۱ : بحوالہ "قادیانی مذہب" ص : ۱۴۹، ۲ : "حمامۃُ البُشریٰ" ص : ۹۹، مُصنّفہ مرزا غلام احمد، مطبوعہ : قادیان

۲ : "مُحدَّث میں تمام اجزاء بالقوّۃ ہوتے ہیں بالفعل نہیں"

۳ : "مُحدَّث بالقوّۃ نبی ہوتا ہے"

(چونکہ غلام احمد مُحدَّث ہے اور مُحدَّث میں نبوّت کے تمام اجزاء موجود ہوتے ہیں لہٰذا غلام احمد میں تمام اجزائے نبوّت موجود ہیں۔ اور مُحدَّث میں یہ تمام اجزاء بالقوّۃ ہوتے ہیں، بالفعل نہیں، لہٰذا غلام احمد بالقوّت اجزائے نبوّت کا مالک ہے اور چونکہ مُحدَّث بالقوّۃ نبی ہوتا ہے لہٰذا غلام احمد بالقوّۃ نبی ہے مگر انبیاء اور رسُولوں والا عمل نہیں کرسکتا)۔

یہ بات بہت قابلِ غور و فکر ہے کہ نبوّت کا یہ ارتقائی عمل مرزا جی کی بالکل ذاتی تخلیق ہے مگر نہایت مکّارانہ تخلیق ہے۔ پہلے مُحدَّث، جو نبوّت کے بعض جُزاپنے اندر رکھتا ہے پھر ایسا مُحدَّث جس میں نبوّت کے تمام اجزاء پائے جاتے ہیں مگر بالقوّۃ، بالفعل نہیں ہوتے۔ پھر وُہ مُحدَّث ایسا، جو نبی تو ہے مگر بالقوّۃ نبی ہے صرف اتنی کسر باقی رہ گئی کہ وُہ انبیاء کی طرح احکام نہیں نافذ کرتا، یعنی بالفعل نہیں۔ یہیں وُہ حد بھی مرزا قادیانی نے توڑ ڈالی۔ مرزائی حضرات پر تعجّب اور افسوس ہے کہ وُہ غلام احمد کو مانتے تو ہیں مگر اپنے پیارے مرزا جی کی تحریر کا مطالعہ کرنے سے گریز کرتے ہیں ذرا اُن کی اس دماغی حالت کا اندازہ تو لگائیں جس کی تفصیل ان کی تحریروں میں جابجا بکھری دکھائی دیتی ہے۔ یہی دو عبارتیں نہیں جو مرزا جی کی خرابیٔ فکر پر گواہ ہیں۔ ایسی سیکڑوں عبارتیں ہیں جن میں غلام احمد کا یہ متضاد نقشہ اُبھرا اُبھرا صاف نظر آتا ہے۔ ملاحظہ ہو مرزا جی کی اچھوتی بانکی۔

پہلے کہا مَیں مُحدَّث ہوں۔ پھر کہا مَیں جُزئی نبی ہوں۔ پھر کہا مکمل نبی ہوں اور کہا کہ مکمل نبی مگر بالقوّۃ بالفعل نہیں —— لیکن دیکھئے کتنی ڈھٹائی سے مرزا جی مدّعی ہیں:

"جس بناء پر مَیں اپنے تئیں نبی کہلاتا ہوں وُہ صرف اِسی قدر ہے کہ مَیں خدا تعالیٰ کی ہم کلامی سے مُشرّف ہوں اور میرے ساتھ بکثرت بولتا اور ہم کلام کرتا ہے اور میری باتوں کا جواب دیتا ہے بہت سی غیب کی باتیں میرے پر ظاہر کرتا ہے اور آئندہ زمانوں کے وُہ راز میرے پر کھولتا ہے کہ جب تک اِنسان کو اُس کے ساتھ خصوصیّت کا قُرب نہ ہو، دُوسرے پر وُہ اَسرار نہیں کھولتا اور انہی اُمور کی کثرت کی وجہ سے اس نے **میرا نام نبی رکھا ہے**۔ سو مَیں خدا کے حکم کے موافق **نبی** ہوں اور اگر مَیں اس سے انکار کروں تو میرا گناہ ہوگا۔ اور جس حالت میں خدا **میرا نام نبی** رکھتا ہے تو مَیں کیوں انکار کرسکتا ہوں۔ مَیں اس پر قائم ہوں اُس وقت تک جو اس دُنیا سے گزر جاؤں"۔[۱]

---

[۱] بحوالہ "قادیانی مذہب" ص: ۱۸۲، خط مرزا غلام احمد قادیانی بنام "اخبارعدم-لاہور" ۲۳ رمئی ۱۹۰۸

مرزا جی تو مرتے دم تک نبوت کے دعویٰ پر اڑے رہے مگر مرزائی چلاتے ہیں کہ اُس نے نبوت کا دعویٰ نہیں کیا۔ کیا مرزائی سچے ہیں یا مرزا جی؟ یہ تو ان کے مکر و فریب کا سلسلہ ہے۔ اس سلسلہ کی آخری کڑی بھی ملاحظہ ہو۔ غلام احمد نہ صرف یہ کہ نبی ہونے کا مدعی ہے بلکہ اَب وُہ رسول ہونے کا دعویٰ بھی کرتا ہے۔ یعنی صاحبِ شریعت بھی ہے کیونکہ یہ بات تمام اُمتِ مُسلمہ کا متفقہ عقیدہ ہے کہ رسُول کہتے ہی اُس کو ہیں جو نئی شریعت لائے۔ اَب مرزا جی کی بولی ٹھولی ملاحظہ ہو:

"سچا خدا وُہی ہے جس نے قادیان میں اپنا رسُول بھیجا"۔ [1]

کیا اَب بھی مرزائی ہم پر یہ اعتراض کر سکتے ہیں کہ ہم مجلسِ احرارِ اسلام کے کارکن مرزا جی پر تہمت لگاتے ہیں؟ کیا کوئی کسر باقی رہ گئی ہے اِس بات کے ثابت کرنے میں کہ غلام احمد نے نبوت کا دعویٰ کیا ہے؟ صرف نبوت نہیں بلکہ رسالت کا بھی دعویدار ہے۔ اللہ تعالیٰ مرزائیوں کے جال میں پھنسنے والے مسلمانوں اور مرزائیوں کو ہدایت دے اور ان کے لئے ہدایت آسان بنائے۔ آمین! لیجئے اَب ایک اَور حوالہ ملاحظہ ہو جس میں غلام احمد کو محمدؐ مثل نبی اور رسُول نہ ماننے والوں کو "شیطان" کہا گیا ہے۔

انبیاء علیہم السّلام کی توہین اَور اُمتِ مُسلمہ کو گالی:

"اَور خدا تعالیٰ نے اس بات کو ثابت کرنے کے لئے کہ میں اس کی طرف سے ہوں، اس قدر نشان دکھلائے ہیں کہ وُہ "ہزار نبی" پر بھی تقسیم کئے جائیں تو اُن کی بھی اُن سے نبوت ثابت ہو سکتی ہے .... لیکن پھر بھی جو لوگ انسانوں میں سے شیطان ہیں وُہ نہیں مانتے۔" [2]

مرزا صاحب نے ظلم کی حد کردی، شرافت کی تمام حدیں توڑ دیں۔ افسوس، صد ہزار افسوس! غلام احمد قادیانی کی سابقہ عبارتوں کو آپ نے ملاحظہ کیا، ان پر غور و فکر کرنے سے جو نتائج کھل کر سامنے آتے ہیں اَور جو تضادات اُبھرتے ہیں، آپ انصاف کی نظر سے انہیں ملاحظہ فرمائیں اور دیکھیں مرزا غلام احمد کس قدر متضاد گفتگو کرتا ہے۔ پہلی بات کہنے کے بعد وُہ بھول جاتا ہے کہ اُس نے کیا کہا اَور دُوسری بات زیادہ کا فرانہ انداز سے کہہ جاتا ہے۔

---

[1] "دافع البلاء" ص: ۱۰، مصنفہ غلام احمد قادیانی بحوالہ "قادیانی مذہب" ص: ۱۸۲۔

[2] "چشمۂ معرفت" ص: ۳۱۷، مصنفہ غلام احمد قادیانی بحوالہ "قادیانی مذہب" ص: ۱۸۲، ۱۸۳

۱ : مرزا غلام احمد مُحدّث ہے۔

۲ : مُحدّث جُزئی نبی ہوتا ہے۔

۳ : غلام احمد جُزئی نبی ہے۔

۴ : مُحدّث میں تمام اَجزاءِ نُبوّت پائے جاتے ہیں۔

۵ : غلام احمد میں تمام اَجزاءِ نُبوّت پائے جاتے ہیں۔

۶ : مَیں نے نُبوّت کا دعویٰ نہیں کیا۔

۷ : مَیں خُدا کے حکم کے موافق نبی ہوں۔

۸ : جو شخص یہ کہتا ہے کہ مَیں نے نُبوّت کا دعویٰ کیا ہے وُہ جھوٹا ہے۔

۹ : اِنسانوں میں سے شیطان مجھے نبی نہیں مانتے۔

۱۰ : مُحدّث پر رَسُولوں اَور نَبیوں کی طرح وحی نازل ہوتی ہے۔

۱۱ : غلام احمد پر رَسُولوں اَور نَبیوں کی طرح وحی نازل ہوتی ہے۔

۱۲ : مُحدّث بالقُوّہ نبی ہوتا ہے۔

۱۳ : غلام احمد بالقُوّہ نبی ہے۔

۱۴ : مُحدّث مَامُور من اللہ ہوتا ہے۔

۱۵ : غلام احمد مَامُور من اللہ ہے۔

۱۶ : مُحدّث بالفعل نبی نہیں ہوتا۔

۱۷ : غلام احمد بالفعل نبی نہیں ہے۔

۱۸ : مُحدّث پر اعلان و اِظہار، نبی و رَسُول کی طرح فرض ہوتا ہے۔

۱۹ : غلام احمد پر اپنے وجود کا اِظہار نَبیوں کی طرح فرض ہے۔

۲۰ : جو مُحدّث کو نہ مانے وُہ سَزا کا مُستوجب ہے۔

۲۱ : جو غلام احمد کو نہ مانے وُہ سَزا کا مستحق ہے۔

۲۲ : سچّا خدا وُہی ہے جس نے قادیان میں رسُول بھیجا۔

کسر قادر خوفناک لب و لہجہ ہے اس شخص کا۔ ایک سانس میں کتنی باتیں کہہ ڈالتا ہے۔ سننے پڑھنے والا اگر